جہانِ تازہ

ف۔ر۔ی

ہُن سناؤ

اللہ رب العزت کی ذات قادر مطلق ہے۔ وہ انسان کو زندگی کے کسی نہ کسی لمحے اس کے لیے عبرت کا سامان مہیا فرما دیتی ہے۔ اب یہ تو انسان پر منحصر ہے کہ وہ کس قدر عبرت حاصل کرتا ہے۔ بڑے بڑے فرعون جو زمین پر خدائی کا دعویٰ کرنے والے تھے' اللہ کریم نے پل بھر میں گلیوں کے کوڑے پہ پڑے ہوئے تنکوں سے بھی زیادہ حقیر بنا۔ ان فرعونوں کے نقش قدم پر چلنے والے کتنے متکبر اور مغرور لوگ ذلت و رسوائی کی زندگی گزارتے ہوئے نشان عبرت بن چکے ہیں اور پھر یہ انسان جب کسی دوسرے کو دکھ' تکلیف پہنچاتا ہے تو اُسے اپنی حکمت عملی' دانائی' فہم و فراست' بہادری یا پھر اپنا حق سمجھتا ہے۔ لیکن اگر وہی تکلیف کسی دوسرے سے اسے خود پہنچے تو چلا اٹھتا ہے۔ پھر اس کی تمام ترقباحتیں اس کے سامنے آ جاتی ہیں اور یہ سارا کچھ ہمارے سامنے ہمارے اپنے ہی ماحول میں ہو رہا ہے۔

آپ سیاست کے میدان میں سیاستدانوں یا پھر اس وادی میں زور آزمائی کرنے والے غیر سیاسی عناصر کو دیکھ لیں' سب کچھ آپ کو صرف اپنی ذات کے گرد گھومتا ہی نظر آئے گا۔ کبھی انسان رکھ رکھاؤ کی وجہ سے ہی شرم و حیا کا دامن نہیں چھوڑتا تھا۔ اسلامی تاریخ کا مشہور واقعہ کہ جب ہرقل نے ابوسفیان سے اپنے دربار میں امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے متعلق کچھ معلومات دریافت کیں تو ابوسفیان جو ابھی کافر تھا' مسلمان نہیں ہوا' کہتا ہے کہ ایک موقعہ پر میں کچھ غلط بیانی کر سکتا تھا' مگر میں نے اس وجہ سے اتنا بھی نہیں کیا کہ میرے ساتھی کہیں گے یہ ''چوہدری'' جھوٹ بولتا ہے۔ لیکن آج کل تو جھوٹ بولنا بہت بڑی خوبی گردانا جاتا ہے۔ وہ لوگ کفر کی حالت میں بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے' لیکن آج مسلمان کہلانے والے بلکہ مسلمانوں کی امامت' قیادت و سیادت کا دعویٰ کرنے والے اس فعل بد پر نہ صرف کہ ندامت کا احساس تک نہیں کرتے' بلکہ فخر محسوس کرتے ہیں؟ آپ اپنے ''حضرت مولانا شکم بردار'' کو ہی

دیکھ لیجیے کہ کس طرح ہر حکومت کو اپنے آئینے میں اتار لیتے ہیں۔ نہ موقف بدلتے کوئی شرم محسوس کرتے ہیں' نہ اپنے سابقہ کردار پر کسی قسم کی ندامت ہوتی ہے اور کردار بھی ایسا کہ شیطان کو بھی گھن آنے لگے۔

گذشتہ دور میں سترھویں ترمیم کی منظوری سے لے کر صدارتی انتخاب تک وہ کون سی خدمت ہے جو موصوف نے وقت کے حکمرانوں' خصوصاً پرویز مشرف کی نہیں کی۔ لیکن جونہی حالات نے پلٹا کھایا تو اپنے ہی محسن کے خلاف بیان بازی شروع کر دی اور ہر روز ان کا موقف سورج کی کرنوں کا مرہون منت ہوتا ہے۔ بے شرمی اور بے حیائی کے لحاظ سے پرویز مشرف کی حکومت کی مثال نہیں ملتی کہ موصوف بغیر کسی لگی لپٹی کے دل کی بات زبان پہ لے آتے تھے۔ مثلاً نواز شریف کی حکومت پر قبضہ کیا تو برملا کہا کہ اگر نواز شریف مجھے نہ ہٹاتے تو آج بھی وزیراعظم ہوتے۔ عدلیہ کے قتل پر گویا ہوئے کہ وہ میرے خلاف فیصلہ کرنا چاہتے تھے' اگر وہ میری مخالفت نہ کرتے (یعنی میرے خلاف فیصلہ نہ کرنے کی گارنٹی دیتے) تو آج بھی جج ہوتے۔ کراچی کے ۱۲ مئی کے قتل عام پر غمزدہ ہونے کی بجائے اسے رنگ و نور کے ایک پروگرام میں عوامی طاقت کا مظاہرہ کہا۔ علی ہذا القیاس۔ کسی بھی جرم اور گناہ پر شرمندگی کا احساس تک نہ ہوا' جبکہ اس سے پہلے جیسا میں نے ابھی عرض کیا کہ لوگ کفر کی حالت میں بھی اس قدر بے شرمی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے اور اب یہ ایسی رسم چل نکلی ہے کہ شاید آئندہ آنے والا ہر حکمران یا سیاستدان اسی اصول کو مشعل راہ بنا لے گا۔ جناب زرداری نے نہ صرف آغاز کر دیا ہے بلکہ اپنے پیش رو سے بھی وہ بلکہ کئی ہاتھ آگے نکل گئے ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا عہد کر کے توڑ دیتے ہیں اور پھر بڑی ڈھٹائی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ کوئی قرآن و حدیث تو نہیں۔ ویسے زرداری کے اس بیان پر ''اپنے حضرت مولانا'' کو دکھ ضرور ہوا ہوگا کہ جناب آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمارے بڑوں نے تو یہ کام بھی کر دکھایا۔ اور اس ناراضگی کا اظہار ''مولانا شکم بردار'' نے زرداری سے کیا بھی اور پھر آصف علی زرداری نے موصوف کو یہ جواب بھی دیا کہ اس بیان کا تعلق آپ سے نہیں بلکہ صرف مسلم لیگ ''ن'' کے ساتھ معاہدوں سے ہے۔ خیر ہمیں اس سے بھی کوئی غرض نہیں کہ ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے کہ جو شخص صرف ''شوہر'' ہونے کی صورت میں اس قدر لوٹ مار کرتا ہے کہ زمانے بھر کے چور' ڈاکو اور لٹیرے اس کا پانی بھرتے نظر آتے ہیں' جب خود صدر مملکت بن جائے گا تو کیا گل کھلائے گا۔

لیکن اس موقعہ پر میں صرف مسلم لیگ ''ن'' کے ان ہفت زباں ترجمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جو کام زرداری کرے وہ تو جرم ہے' اگر وہی کام نواز شریف کرے تو پھر اس کا

نام کیا ہوگا؟ جب زرداری نے معاہدوں سے انحراف کیا تو مسلم لیگی ترجمانوں نے مختلف الفاظ وانداز میں اس کی مذمت کی۔ یہاں تک کہ بعض نے تو کہا کہ وعدہ خلافی کرنا منافق کی نشانی ہے۔ جو شخص وعدہ خلافی کرتا ہے اس کا ایمان نہیں ہے' وغیرہ وغیرہ۔ یہ ساری باتیں درست کہ ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کے فرامین عالیہ بھی یہی ہیں۔ لیکن کبھی آپ نے غور کیا کہ آپ کے قائد نواز شریف نے کتنے ایسے وعدوں کی خلاف ورزی کی اور ایسے معاہدے توڑے جو اُس نے اللہ تعالیٰ اور اپنی حلیف جماعتوں سے کیے تھے۔ پوچھیے جناب نواز شریف سے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عالمِ ارواح میں کیے ہوئے وعدے کو توڑا اور دنیا میں نہ صرف شرک کیا بلکہ شرک کے اڈوں کو تعمیر بھی کیا اور ان کی آبادی کے لیے سرمایہ بھی صرف کیا۔ اپنی جلاوطنی کے آٹھ سالوں میں حرمین شریفین میں اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدوں کو وطن واپس آتے ہی علی ہجویری کے دربار پر حاضری دے کر پامال کر دیا۔ بتائیں مسلم لیگی ترجمان اور نواز شریف کے سدا بہار وکیل کہ موصوف کے اس فعل کو آپ کیا نام دیں گے؟

حلیف جماعتوں سے کیے ہوئے وعدوں اور معاہدوں کی تفصیل تو میں عرض نہیں کرتا کہ ایسی باتوں کی اجازت حلیف جماعتوں کے قائدین ''بوجوہ'' اپنے ورکر کو نہیں دیتے۔ لیکن ایک معاہدے کے متعلق میاں صاحب سے پوچھیے جو انہوں نے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں بہت سے علماء کرام کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کیا تھا کہ ''جب مجھے دوبارہ اقتدار ملا تو میں خالص قرآن وحدیث کے نظام کو نافذ کروں گا۔'' لیکن جب اقتدار ملا تو موصوف نے شریعت بل کے نام پر شریعت اسلامی کا نہ صرف مذاق اڑایا بلکہ قرآن وحدیث کو فرقہ وارانہ گروہوں کی فقہوں کے تابع کر دیا اور پھر سود کی حرمت کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ کر دیا۔ ذرا انصاف سے بتائیں اگر زرداری وعدہ خلافی کرے' معاہدوں سے انحراف کرے تو جرم ہے اور یہ سارا کچھ نواز شریف صاحب پہلے ہی کر چکے ہیں تو اس کے متعلق بھی منہ کھولیے' زبان کو حرکت دیجیے۔

اب نواز شریف صاحب بھی کہتے ہیں' مجھے زرداری نے ۴ مرتبہ استعمال کیا۔ یہ بتانا بھی بڑے حوصلے کی بات ہے ورنہ یہاں تو لوگ استعمال بھی ہوتے رہتے ہیں اور بتاتے بھی نہیں۔ لیکن یہاں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جناب نواز شریف صاحب جو دکھ اور کرب آپ نے زرداری کی وعدہ خلافی پر محسوس کیا ہے' کیا آپ ان لوگوں کے دکھوں اور ذہنی کوفت کا اندازہ کر سکتے ہیں جنہیں آپ نے بار بار دھوکہ دیا' دغا کیا اور عہد توڑے اور وعدہ خلافی کی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار